کے خیال سے درج کر دیتا ہوں۔

وہ لکھتے ہیں کہ میرا جی نہیں چاہتا کہ ان روایتوں کو درج کروں۔ غور کیجیے کہ جن روایتوں کے درج کرنے سے حافظ سیوطی کی طبیعت بھی اعراض کرے وہ کس درجہ واہی و مزخرف ہوں گی؟

آج کل مناقب و فضائل اور واقعات و سیر میں مدعیان فن کی انتہائی سرحد حافظ سیوطی و اقرانہ ہیں، لیکن یہ کیسا دلچسپ اقرار خود حافظ موصوف کا ہے کہ میں ہر طرح واہی و منکر روایتیں لوگوں کے اتباع کے خیال سے درج کر دیتا ہوں۔ فتاملوا و تفکروا و لا تغتروا باصحاب العمائم العجرا ؛ اذ تزرها واجازدها ، ان ھم الا اصحاب اوھام و شقاشق یتقربون بھا من العوام۔

کسرٰی ایوان کسرٰی وغیرہ

آپ کے اکثر سوالات کا جواب ان روایات کی بحث میں آگیا۔ نیز بعض غیر مسئول امور کا بھی۔ لیکن ابھی ایک چوتھی روایت باقی ہے جس میں آتشکدۂ ایران کے بجھ جانے، قصر نوشیرواں کے کنگوروں کے گرنے، کاہنوں کے پراسرار و عجائب اظہارات اور ایک خطبہ کہانت کا ذکر کیا گیا ہے۔

یہ روایت بھی پورے دو صفحے کی ہے۔ سیوطی نے "خصائص" میں اور حافظ ابو نعیم نے "دلائل" میں اسے درج کیا ہے۔ اگر نقل کروں تو پورے دو کالم مطلوب ہوں (یعنی "الہلال" کے) خلاصہ مضمون یہ ہے کہ آنحضرت کی ولادت کی رات کسرٰی کے ایوان میں زلزلہ محسوس ہوا اس کے چودہ کنگورے گر گئے۔ ایوان کی وہ آگ جو ہزار سال سے نہیں بجھی تھی، بجھ گئی۔ بحیرۂ ساوہ خشک ہو گیا۔ نوشیرواں نے وزرا اور موبدوں کو جمع کر کے اس کی وجہ پوچھی۔ انھوں نے کہا کہ ہم نے بھی خواب دیکھا ہے، عرب میں کوئی انقلاب ہونے والا ہے۔ اس پر نوشیرواں نے نعمان بن منذر کے نام خط لکھا کہ عرب سے ایک ایسا شخص بھیج دو جو میرے ہر سوال کا جواب دے۔ نعمان نے عبد المسیح نامی ایک کاہن کو بھیجا لیکن اس نے اپنے سے زیادہ عالم سطیح کاہن شام کو تلایا اور نوشیرواں کے سوالات لے کر وہ اس کے پاس گیا۔ سطیح مرض الموت میں گرفتار تھا۔ عبد المسیح نے کہانت آمیز اشعار پڑھے اور جب اس نے سر اٹھایا تو کہا: تھوی الی سطیح وقد اوفی علی الضریح ، لبعثك ملك بنی ساسان ، لارتجاس الایوان وخمود النیران ورویا الموبذان ، رای ابلا صعابا تقود خیلاً عرابا وغیرہ وغیرہ۔

سطیح مر گیا اور جواب کی مہلت نہ پائی[۱] لیکن یہ روایت بھی قطعاً ناقابل اعتنا ہے۔ اس کا راوی اول مخزوم ابن ہانی ہے جو اپنے باپ سے روایت کرتا ہے۔ خود حافظ سیوطی یہ روایت نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

قال ابن عساکر: حدیث غریب لا نعرفہ الا من ... ابن عساکر نے اس کی نسبت کہا ہے کہ حدیث غریب ہے

---

[۱] پوری روایت کے لیے "دلائل النبوۃ" جلد اول صفحہ ۴۱ اور "خصائص" جلد اول صفحہ ۴۹ کو دیکھیے۔